مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

◉ مجلس تحفظ ختم نبوت کے جرنیل، شاہ صاحبؒ کے قابلِ فخر ◉

◉ رفیق کار، شعلہ بیان خطیب اور نامور عالم دین حضرت ◉

مولانا عبدالرحمٰن میانوی رحلت فرما گئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانوی صاحب طویل علالت کے بعد ۴ ربیع الاول کو بہار کالونی کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا مرحوم دارالعلوم دیوبند سے علم دین حاصل کرنے کے بعد برصغیر کو صلیب کے چنگل سے آزاد کرانے اور تحفظ ناموسِ رسالت کے فریضہ کی ادائیگی کے طور پر قادیانیت کے شجر خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے حضرت شاہ صاحب بخاری رح کے دست و بازو بن گئے تھے۔ اور عمر عزیز کے پورے اسی ۸۰ سال اسی کام میں صرف فرمائے۔ اور متعدد بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بالآخر رب رحیم نے ان کی عظیم الشان خدمات کا صلہ عطا فرمانے کے لئے ۴ ربیع الاول کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام کارکنان اس عظیم سانحہ پر مولانا مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

جلد ۱ | ۱۴ ربیع الاول تا ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ — ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تا ۶ جنوری ۱۹۸۳ء | شمارہ ۳۰

خصائلِ نبوی برشمائلِ ترمذی

باب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موزہ کے بیان میں

حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باب ما جاء فی خفِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موزہ کے بیان میں۔

فائدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قسم کے موزے استعمال فرمائے ہیں۔ موزے کے آداب میں سے دایاں موزہ پہلے پہننا ہے۔ نیز موزہ کا پہننے سے قبل جھاڑ لینا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ معجزات میں طبرانی نے ایک روایت موزہ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جنگل میں ایک موزہ پہنا اور دوسرا پہننے کا قصد فرما رہے تھے کہ ایک کوا آکر دوسرا موزہ اٹھا کر لے گیا اور اوپر جا کر اس کو پھینک دیا۔ اس میں ایک سانپ گھسا ہوا تھا جو اس گرنے کی چوٹ سے باہر نکلا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جل شانہٗ کا شکر ادا کیا اور آداب موزہ سے ایک قانون بنا دیا کہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جب موزہ پہننے کا ارادہ کرے تو اس کو جھاڑ لیا کرے۔ امام ترمذی نے اس باب میں دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱- حدثنا ھناد بن السری حدثنا وکیع عن دلھم بن صالح عن حجیر بن عبد اللہ عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النجاشی اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسھما ثم توضأ ومسح علیھما۔

۱- بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نجاشی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیاہ رنگ کے دو موزے سادے ہدیۃً بھیجے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا اور وضو کے بعد ان پر مسح بھی فرمایا۔

فائدہ نجاشی حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب ہوتا تھا۔ جیسا کہ شریف والیٔ مکہ کا لقب ہوتا ہے۔ ان نجاشی کا نام اصحمہ تھا۔ یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ علماء نے اس سے استنباط کیا ہے کہ کافر کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے البتہ چونکہ دوسری حدیث میں کافر کے ہدیہ سے انکار بھی آیا ہے اس لیے علماء نے مختلف طرح سے دونوں کو جمع کیا ہے۔

۲- حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن الحسن بن عیاش عن ابی اسحاق عن الشعبی قال قال المغیرۃ بن شعبۃ اھدی دحیۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین فلبسھما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبۃ فلبسھما حتی تخرقا لا یدری النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکی ھما ام لا قال ابو عیسٰی ھذا ھو ابو اسحق الشیبانی واسمہ سلیمان۔

۲- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دحیہ کلبی نے دو موزے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیے تھے۔ ایک دوسری روایت میں موزوں کے ساتھ جُبّہ کے پیش کرنے کا بھی ذکر کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا۔ یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تحقیق نہیں فرمایا کہ وہ مذبوح جانور کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

فائدہ

اس اخیر لفظ سے حنفیہ کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ دباغت کے بعد مذبوح اور غیر مذبوح کی کھال دونوں استعمال کرنی جائز ہیں۔ بعض ائمہ کا اختلاف ہے جس کی بحث کتب فقہ سے تعلق رکھتی ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۴۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

خصائل نبوی ﷺ — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ — ۲

افادات عارفی — ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی — ۳

ابتدائیہ — عبدالرحمٰن یعقوب — ۵

حیات طیبہ — علی اصغر چشتی صابری — ۶

ربوہ کانفرنس — منظور احمد الحسینی — ۱۲

تاریخ مجلس — مولانا اللہ وسایا — ۱۶

حیات عیسیٰؑ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی — ۱۷

قومی اخبارات کا مطالعہ — ۱۹

بائبل پر تحقیق — پروفیسر احسان الحق رانا — ۲۰

کاروان ختم نبوت — علی اصغر چشتی صابری — ۲۳

گلہائے عقیدت — علی اصغر چشتی صابری — ۲۴

شعبہ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی — حافظ گلزار احمد

غلام لیٰسین تبسم

ضبط وترتیب منظور احمد الحسینی

افاداتِ عارفی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا:- ایک شرف ہمیں اور بھی حاصل ہوا ہے میں تھانہ بھون سے رخصت ہونے لگا تو حضرت بیٹھے ہوئے تھے گاڑی شام پانچ بجے آتی تھی اس زمانے میں ہجوم نہیں تھا۔ حضرت اکیلے ہی تھے میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ میں جا رہا ہوں باہر چلا آیا دیکھا کہ حضرت باہر تشریف لے آئے میرے ساتھ ہو لئے میں نے حضرت سے عرض کیا آپ تشریف رکھیں فرمایا۔ نہیں بیکار بیٹھا ہوا تھا۔ جی چاہا کہ تمہارے ساتھ چلوں۔ مجھے بہت ہی شرم آ رہی تھی لیکن حضرت میرے ساتھ چل پڑے۔ چلتے چلتے فرمایا کہ وہ "وکیل صاحب کہاں گئے" میں نے عرض کیا کہ وہ چلے گئے (ایک وکیل صاحب میرے رخصت ہونے سے ایک دن قبل آئے تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت نے پوچھا "کیا بات ہے کیسے آئے؟" کہنے لگے "حضرت کا اشتیاق بہت عرصے سے تھا کہ حضرت سے ملاقات کروں مگر کچھ موانعات ایسے تھے کہ نہیں آسکا حضرت! بس بیٹھے بیٹھے اس قدر تقاضہ ہوا کہ چلا آیا یہ حضرت کی کشش نہیں تو ایسے اور کیا ہے حضرت والا رح نے فرمایا جو کچھ مجھ سے پوچھنے والی بات ہو وہ پوچھئے اس کا میں جواب دوں۔

فرمایا:- (گذشتہ سے پیوستہ) آج کل لوگ سارا دارومدار بزرگی کا کشف وکرامت کو سمجھتے ہیں صرف کرامت دیکھنے آتے ہیں۔ ساری دنیا اسی چکر میں پڑ گئی ہے مگر حضرت تھانوی رح نے فرمایا یہ کرامات، کشف، تصرف سب مادی ہیں (تصرف بھی مادی چیزوں میں ہوتا ہے) یہ چیزیں بزرگوں سے وابستہ کر دی گئی ہیں۔ الحمدللہ ہم اس سے انکار نہیں کرتے یہ چیز تو عالی ہوتی ہے۔ مگر ان کی کوئی حقیقت نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ علوم دیئے ہیں وہ کرامت، تصرف اور کشف دیا ہے۔ جو سراسر روحانی ہے۔ جو اس سے کہیں زیادہ لطیف، اکمل اور عند اللہ مقبول ہے مادی تصرفات وکرامات بزرگوں سے منسوب ضرور ہیں اس سے انکار نہیں وہ بھی ایک اصلاح ہے، تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کو مادی طور پر بھی تصرف، کشف اور کرامت دے دیتے ہیں۔ یہ چیزیں بے اختیارانہ طور پر بزرگوں سے ظاہر ہو جاتی ہیں تاکہ لوگ دین کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی اصلاح ہو، مگر حضرت رح نے فرمایا الحمدللہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز دی ہے وہ روحانی تصرف وکشف ہے اب حضرت میرے ساتھ (اسٹیشن کی طرف) چل رہے ہیں اور باتیں بھی کرتے جا رہے ہیں پھر فرمایا میں تمہیں ایک مادی کرامت سناتا ہوں۔ ہمارے حاجی صاحب کے ہاں ایک مرتبہ کافی مہمان آئے حضرت جلدی سے اٹھ کر گھر میں گئے، بھاوج صاحبہ کھانا پکا رہی تھیں، کہا دیکھو مہمان آ گئے ہیں شاید انتظام پورا نہ ہو سکے یہ میرا رومال آٹے کی کونڈی پر ڈال دو اس رومال کو ہٹانا نہیں نیچے سے آٹا نکالتی رہو اور ہانڈی کے ڈھکن کو اٹھا کر ہانڈی میں دم کر دیا، کھانا پک گیا، روٹیاں تیار ہو گئیں کھانا لایا گیا سب مہمانوں نے سیر ہو کر کھایا، حضرت حافظ ضامن رح شہید حضرت کے ساتھی تھے، سامنے ہی رہتے تھے (تینوں حجرے قریب قریب تھے مولانا شیخ محمد صاحب، حافظ صاحب اور حضرت حاجی صاحب کا) تشریف لائے اور کہا حاجی صاحب! مبارک ہو اب تو آپ صاحب کرامات ہو گئے، آپ کا رومال سلامت رہے، کاہے کو قحط سالی آئے، حاجی صاحب فرمانے لگے، میں توبہ کرتا ہوں۔ اب نہیں کروں گا، میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی نہیں کروں گا۔ یعنی ہمارے حضرات لرز گئے، ترساں ہو گئے کہ یہ کیا ہم سے صدور ہو گیا۔ حضرت آگے چلے۔ اب ہم پلیٹ فارم پر پہنچ گئے گاڑی آنے میں دیر تھی تو میں نے بستر رکھ دیا اور حضرت رح کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس پر تشریف رکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی میری کرامات میں سے ہے کہ چھ چھ گھنٹے کھڑے ہو کر وعظ کرتا ہوں اور الحمدللہ تھکان نہیں ہوتی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ابتدائیہ

ربوہ کی انتظامیہ کو مبارکباد

اس خبر پر کہ قادیانی روز نامہ "الفضل ربوہ" کے ایڈیٹر اور دیگر چار قادیانیوں کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آمیز جملے لکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا، دینی حلقوں میں خصوصاً اور عوامی حلقوں میں عموماً اس کو سراہا گیا اور مسرت کا اظہار کیا گیا۔

ربوہ انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ قانون کے وہ لمبے ہاتھ جو کبھی چوروں، ڈاکوؤں اور باغیوں کے ہاتھوں کو ہتھکڑیوں سے جکڑا کرتے تھے۔ انہوں نے اب باغی رسولؐ کے ہاتھوں کو بھی جا پکڑا۔ ربوہ انتظامیہ کی اس کارکردگی سے جہاں مسلمانان پاکستان کے دلوں کو قرار آیا وہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بھی یقیناً خوش ہوئی ہوگی۔

الفضل ویسے تو عرصہ دراز سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو زخمی کرتا آرہا ہے۔ لیکن سال ہی میں اس نے جو اشتعال انگیزیوں کی ابتدا کی ہے۔ وہ یقیناً قابل مذمت اور مسلمانان عالم کیلئے ناقابل برداشت ہیں۔ اور دستور پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

خواب کی آڑ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرونانک سے تشبیہ دینا اور مرزا کے قادیانی کے لئے "صلی اللہ علیہ وسلم" اور "علیہ السلام" کے الفاظ استعمال کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین۔ اور پر امن فضا کو مکدر کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش معلوم ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں الفضل کی ایک اور تازہ ترین شر انگیزی ملاحظہ فرمائیے۔

"حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے آخر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آئے ہیں۔ اور قرآن کریم کی سورہ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جسطرح امت موسویہ میں خلفاء کا سلسلہ جاری رہا ویسے ہی امت محمدیہ میں جاری ہوگا۔ اسرائیل نبی بھی ہوتے تھے لیکن امت محمدیہ کے خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کی رو سے ولایت کے مقام کو حاصل کر سکتے تھے مگر خود نبی نہ ہوئے تھے مگر خود نبی نہ ہوتے تھے۔ سوائے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام (یعنی مرزا) کے جن کے متعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ نبی اللہ ـــ نبی اللہ ـــ نبی اللہ ـــ نبی اللہ فرمایا"

(الفضل مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۴)

مرزا غلام احمد قادیانی جس کے متعلق علمائے امت کا واضح فیصلہ موجود ہے کہ وہ کافر ہے اور ایک کافر کو "نبی اللہ" کہنا ایک اسلامی ملک میں شر انگیزی نہیں تو کیا ہے؟ ہمارے پاس ایسے

ابتدائیہ

بیسیوں حوالے "الفضل" کے موجود ہیں جن میں سے کچھ حصہ ہم شائع کر چکے ہیں۔
ہمارے نزدیک اب اصل مسئلہ یہ ہے۔ کہ ان مسلسل اشتعال انگیزیوں کا سد باب کیسے کیا جائے جہاں تک ہماری ذمہ داریوں کا تعلق ہے۔ تو ہم اس بارے میں عوام اور ارباب اقتدار کو وقتاً فوقتاً مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کرتے آ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔
اس مسئلے کا حل صرف اور صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ مرزائیوں کے تمام اخبارات و جرائد پر مکمل پابندی لگاتے ہوئے ان کے ڈیکلریشنز منسوخ کئے جائیں۔ تا کہ وہ آئندہ کیلئے ایسی اشتعال انگیز تحریریں شائع کرنے کے قابل ہی نہ رہیں۔ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"

قادیانی کتب کی بیرون ملک برآمد کیوں؟

ہمیں باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ قادیانیوں کے دونوں گروپوں لاہوریوں اور ربوہ والوں کی شائع کردہ کتابیں بڑی تعداد میں بیرون ملک جا رہی ہیں کتابوں کی ترسیل کے دو راستے ہیں ایک یہ کہ مفت پارسل ڈاک کے ذریعہ بھیجا جائے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ کتابوں کو برآمد (Export) کر کے بھیجا جائے۔
ڈاک کے ذریعہ مفت بھیجنے کا سلسلہ تو پہلے سے جاری ہے لیکن اب انہوں نے باقاعدہ قادیانیت یعنی ارتداد کی کتابیں ایکسپورٹ کرنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے۔ ایسا کرنے کے لئے انہوں نے اپنے ادارے کو رجسٹرڈ کرا کر ایکسپورٹ رجسٹریشن حاصل کیا ہے جس کے تحت وہ بیرون ملک اپنی کتابیں ایکسپورٹ کر سکتے ہیں۔
ویسے تو بیرون ملک ایسی تمام اشیاء کی اجازت ہے برامد کرنا ہر پاکستانی کا حق ہے لیکن ایک ایسی اقلیت جسے مملکت خدا داد پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا گیا ہو اور دنیا کے ایک ارب مسلمان انہیں کافر سمجھتے ہوں کو اپنی ارتداد کی تبلیغ کے لئے بیرون ملک کتابوں کی برآمد کی اجازت دینا ہمارے نزدیک درست نہیں۔
قادیانیوں کی یہ کتابیں جو کہ برآمد کی جا رہی ہیں ان میں ایسا مواد موجود ہے جو دین اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن مجید کے تحریف شدہ تراجم، "قادیانیت کی دعوت" کے علاوہ ان کی کتابیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین آمیز مواد پر مشتمل ہیں۔ یہ تمام کتب مسلمانوں کے دین و ایمان کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اور ان میں ایسے جراثیم ہیں جو اسلام کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔
یہاں یہ بات قابل غور ہے۔ کہ ان کتابوں کی جانچ پڑتال کیوں نہیں کی جاتی؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہیں اس قسم کی کتابیں برآمد کرنے کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے۔ جبکہ ان کے ناپاک عقائد اور ناپاک عزائم روز روشن کیطرح واضح ہیں۔ ان کو ایکسپورٹ رجسٹریشن دینا انہیں بیرونی ممالک میں کفریہ عقائد پھیلانے کا موقعہ فراہم کرنے کے مترادف ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

سیرۃ النبی ﷺ

تحریر علی اصغر چشتی صابری
ایم اے۔ ایل ایل بی فاضل عربی فاضل فارسی
فاضل وفاق

قسط نمبر ۳

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ

عہد مکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ :-

تبلیغ کا آغاز

ایک عرصہ تک وحی کا سلسلہ بند ہو جانے کے بعد پھر جاری ہوا۔ اور قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع فرمائی۔

سب سے پہلے آپ کی حرم محترم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ نے اسلام قبول کیا۔ بعد ازاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت زید بن حارث مشرف با سلام ہوئے۔

ان حضرات کا قبول اسلام درحقیقت ایسے لوگوں کی شہادت تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ آپ کے ظاہر و باطن کو جاننے والے اور آپ کے صدق و اخلاص نیز حسن کردار سے سب سے زیادہ واقف تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی چالیس سالہ ذرا ذرا سی حرکات و سکنات کے متعلق انہیں بخوبی علم تھا۔

دعوت الی اللہ میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ

حضرت ابوبکر رضہ مکہ کے ذی ثروت، ذی شوکت اور ذی اثر شخصیات میں سے ایک تھے۔ انکا مشرف باسلام ہونا کچھ کم اہم نہ تھا۔ کیونکہ اپنی دانشمندی، فہم و فراست اور بلند ہمتی کی وجہ سے انہوں نے اس معاشرے میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔ آپ کی شخصیت بڑی محبوب اور دلکش تھی۔ قریش آپ کو بہت چاہتے تھے۔ بڑے بڑے سرداروں اور دولتمندوں کے ساتھ آپ کا تعلق تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ آپ ایک نہایت ہی کامیاب تاجر کی حیثیت بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والے احباب و اصحاب میں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ جس کے نتیجے میں قریش کے بہت سے متم بالشان شخصیات دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔ ان حضرات میں حضرت عثمان بن عفان رضہ، حضرت زبیر بن العوام رضہ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ رضہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے بعد قریش کے اور بہت سے لوگ جنہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ مشرف باسلام ہو کر عزت کے انتہائی مقام پر پہنچ گئے۔ ان میں ابوعبیدہ بن الجراح رضہ (امین الامۃ)، ارقم بن ابی الارقم، عثمان بن مظعون رضہ عبیدہ بن الحارث رضہ بن عبدالمطلب، سعید بن زید رضہ، خباب بن الارت رضہ، عبداللہ بن مسعود رضہ، عمار بن یاسر رضہ اور صہیب رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضہ کی بیوی ام الفضل رضہ، اسماء بنت ابوبکر رضہ اور فاطمہ رضہ (حضرت عمر فاروق رضہ کی بہن) نے اسلام قبول کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین سال تک لوگوں کو چپکے چپکے سمجھاتے رہے انہیں پتھروں، درختوں، چاند اور سورج کی پرستش سے ہٹا کر صرف اور صرف خدا وند قدوس کی بندگی کی تعلیم دیتے رہے۔ اب آپ کو اس کے برملا اظہار و اعلان کا حکم ہوا۔ اور ارشاد ہوا۔

"فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین" — یعنی جو حکم تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے۔ وہ لوگوں کو سنا دو اور مشرکوں کا اکل خیال نہ کرنا۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

" وانذر عشیرتک الاقربین	اپنے عزیز و اقارب کو ڈرنا دو اور جو
واخفض جناحک لمن اتبعک	مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ۔ ان سے
من المؤمنین ،	تو اضع پیش آؤ ۔
وقل انی انا النذیر المبین	اور کہہ دیجئے کہ میں تو علانیہ ڈر سنانے والا ہوں ۔

صفا کی چوٹی پر

اس حکم ربانی کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی چوٹی پر چڑھے ۔ اور بلند آواز میں " یا صباحاہ " کی صدا لگائی ۔ یہ نعرہ سنتا تھا کہ قریش کا سارا قبیلہ وہاں جمع ہو گیا ۔ کیونکہ ان کے ہاں یہ نعرہ اس وقت لگایا جاتا تھا ۔ جب کسی دشمن کے حملہ کا فوری خطرہ ہوتا ۔ آپ نے انہیں مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ۔

" اے بنی عبد المطلب ! اے بنی فہر ! اے بنی کعب ! اگر میں تمہیں یہ بتا دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر کھڑا ہے ۔ اور تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے ۔ تو کیا تم میری اس بات پر یقین کرو گے ؟ ۔

عرب کچھ بھی تھے ۔ بہر حال ان کی حقیقت پسندی اور عقل سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ انہوں نے ایک شخص میں امانت و دیانت اور خیر خواہی کا بارہا تجربہ کیا تھا ۔ جب انہوں نے دیکھا ۔ کہ یہ شخص پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہے ۔ پہاڑ کے تمام اطراف اس کے زیر نظر ہیں ۔ جب کہ یہ خود اس کے نیچے کھڑے ہیں ۔ اور ان کی نظریں پہاڑ کے تمام اطراف کو کور نہیں کر سکتیں ۔ تو ان کی ذہانت ، انصاف پسندی اور اس امین و صادق کی اطلاع نے ان کی رہنمائی کی ۔ اور ان سب نے کہا ۔ ہاں ہم یقین کریں گے ۔

دعوت و تربیت کا حکیمانہ انداز :۔

جب یہ مرحلہ طے ہوا ۔ اور سننے والوں کے یقین کا علم ہو گیا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

" فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید "	تو یہ سمجھو کہ میں تم کو ایک سخت عذاب سے ڈرانے اور آگاہ کرنے آیا ہوں ۔ جو بالکل تمہارے ہاتھوں کے سامنے ہے ۔

یہ درحقیقت منصب نبوت کی صحیح تعریف اور نشاندہی تھی ۔ اس سے مختصر اور آسان راستہ نیز قابل فہم اور واضح انداز بیان کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا ۔ یہ سنتے ہی مجمع پر ایک خاموشی چھا گئی ۔ لیکن ابو لہب نے کہا ۔ تمہارا سارا دن برباد ہو ۔ کیا اتنی سی بات کے لئے تم نے ہمیں بلایا تھا ۔

دشمنی کا آغاز اور ابو طالب کی مدافعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مشن کے تحت برملا اور بلا خوف و خطر تبلیغ کا کام شروع کیا ۔ تو اس وقت تک آپ کی قوم نے اس کی زیادہ پرواہ نہیں کی ۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معبودوں کی مذمت شروع کی ۔ تو یہ بات ان کو بہت بری لگی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب نے آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی ۔

اس موقع پر ابو طالب نے آپ کے ساتھ بہت شفقت اور نرمی کا معاملہ کیا ۔ اور آپ کی مدافعت کے لئے سینہ سپر ہو گئے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ و دعوت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ۔ اور ابو طالب آپ کی ہر طرح حفاظت کرتے رہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طالب کی گفتگو

اب قریش میں ہر وقت اور ہر طرف آپ کا چرچا ہونے لگا ۔ لوگ ایک دوسرے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ترغیب دینے لگے ۔ چنانچہ ایک مرتبہ یہ لوگ وفد کی شکل میں ابو طالب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ۔

اے ابو طالب ! آپ ہمارے بزرگ ہیں ۔ ہماری نگاہ میں آپ کی خاص قدر و منزلت ہے ۔ ہم نے پہلے بھی آپ سے یہ عرض کیا تھا ۔ کہ اپنے بھتیجے کو سمجھا دیں ۔ لیکن آپ نے اس بارے میں کچھ نہ کیا ۔ ہم آپ کو یہ بتانے آئے ہیں ۔ کہ اب تک صبر کا جتنا ثبوت ہم فراہم کر چکے ہیں ۔ اس سے زیادہ صبر ہم نہیں کر سکتے ۔ ہم اپنے آباؤ اجداد کی مزید مذمت سننا گوارا نہیں کریں گے ۔ ہم اپنے معبودوں کی پرستش سے باز نہیں آئیں گے ۔ اور ان کو عیب لگانے والے کا سختی سے نوٹس لیں گے ۔ یا تو آپ ان کو اس حرکت سے باز رکھیں ۔ یا پھر ہمارے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں ۔

ابو طالب کے لئے یہ مشکل تھا ۔ کہ اپنی قوم کی دشمنی مول لے ۔ اور ان سے مکمل علیحدگی اختیار کرے ۔ اور یہ اس سے بھی مشکل تھا ۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی مدد سے ہاتھ اٹھالیں۔ اور ان کو قوم کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو بلا بھیجا اور کہا کہ ۔

”میرے پیارے بھتیجے! تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے تھے۔ اور ایسا ایسا کہہ رہے تھے۔ آپ ذرا میری جان کا بھی خیال رکھیے اور اپنی جان کا بھی مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالیے جس کا اٹھانا میرے لئے مشکل ہو۔

میں اپنے مشن کو چھوڑ نہیں سکتا

ابو طالب کی یہ بات سن کر رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا۔ کہ شاید ابو طالب کے دل میں اب تردد ہے۔ اور وہ اب آپ ﷺ کی زیادہ پشت پناہی نہ کر سکیں گے ۔۔۔۔ جواباً فرمایا کہ ۔

چچا جان! خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں۔ اور اس طرح مجھ سے میرا کام چھڑوانا چاہیں۔ تب بھی میں اس سے باز آنے والا نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو غالب کر دے یا میں اس راستہ میں ہلاک ہو جاؤں ۔

یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ روتے ہوئے اُٹھے اور تشریف لے جانے لگے۔ ابو طالب سے رہا نہ گیا۔ فوراً آواز دی۔ بھتیجے! آئیے۔ آپ سامنے تشریف لائے۔ کہنے لگے جاؤ اپنی چاہت کے مطابق تبلیغ کرو۔ تمہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم میں تم کو کبھی کسی کے حوالے نہ کروں گا ۔

اسلام لانے والوں پر قریش کے جور و ستم :-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے زور و شور سے دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ قریش ابو طالب کا رویہ دیکھ کر مایوس ہو گئے اور اب ان کا غصہ ان حضرات پر اترنے لگا۔ جو مشرف باسلام ہو گئے تھے۔ انہوں نے یہ پلاننگ کی کہ اسلام لانے والوں کو سخت اذیت دی جائے تاکہ جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہ اسلام چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور نئے لوگ انہیں دیکھ کر اسلام قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ اس منصوبے کو عملی شکل دیتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں کو جو تکالیف اذ

اذیتیں دیں۔ ان کا مفصل بیان تو یہاں دشوار ہے۔ البتہ نمونے کے طور پر مشتے از خروارے چند بزرگوں کا حال بتانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔

(۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب امیہ کو معلوم ہوا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تو اس نے آپ ؓ کے لئے گوناگوں عذاب ایجاد کئے ۔

آپ کے گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دی جاتی۔ وہ اپنی مرضی سے انہیں جہاں لے جانا چاہتے لے جاتے۔ رسی کا نشان گردن میں نمایاں ہو جاتا۔ گرم ریت پر انہیں لٹا دیا جاتا۔ گرم پتھر اٹھا کر ان کے سینہ پر رکھ دیئے جاتے۔ مشکیں باندھ کر لکڑیوں سے پیٹا جاتا۔ امیہ انہیں مخاطب کر کے کہتا۔ خدا کی قسم تم کو اس وقت تک اسی حال میں رکھا جائے گا۔ جب تک تمہارا دم نہ نکل جائے۔ یا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دو۔ اور لات وعزیٰ کو معبود ماننے لگو۔ لیکن وہ اس سخت آزمائش میں بھی اعلان توحید سے باز نہ آتے۔ اور کہتے ”احد ۔ احد“ وہ ایک ہے وہ ایک ہے ۔

اسی حالت میں ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ان کے پاس سے گزرے اور امیہ کو ایک سیاہ فام غلام دے کر حضرت بلال رضؓ کو آزاد کر دیا ۔

(۲) حضرت عمار رضؓ ان کے والد یاسر رضؓ اور والدہ حضرت سمیہ رضؓ مشرف باسلام ہو گئے تھے۔ بنی مخزوم ان کو مکہ کی سخت گرمی میں مختلف قسم کی تکلیفیں پہنچاتے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عذاب سہتے دیکھا فرمایا :۔

اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ .. آل یاسر ذرا صبر ذرا صبر تمہاری منزل جنت ہے ۔

تیرہ بخت ابوجہل نے بی بی سمیہ رضؓ کے اندام نہانی میں نیزہ مارا۔ اور وہ جام شہادت نوش کر گئی ۔

(۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہٗ جب اسلام لائے۔ تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے انہیں خوب مضبوطی سے باندھ لیا۔ اور کہا کہ کیا تم اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ کر ایک نئے دین میں داخل ہوئے ہو۔ خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تم اپنے اس دین کو نہ چھوڑ دو گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا۔ واللہ میں اس کو کبھی بھی نہ چھوڑوں گا۔ جب حکم کو ان کی اس جرأت اور دین اسلام

پر مضبوطی کا مشاہدہ ہوا۔ تو فوراً انہیں رہا کر دیا۔

(۴) خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قریش کے لوگ مجھے پکڑ کر لے گئے۔ آگ جلائی اور مجھے اس میں گھسیٹ کر ڈال دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے اپنا پیر میرے سینہ پر اس انداز سے رکھ دیا کہ میری پیٹھ زمین کے ساتھ پیوست ہو گئی۔ یہ بیان کرنے کے بعد انہوں نے اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی۔ تو معلوم ہوا کہ ساری پیٹھ پر داغ پڑ گئے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

سنگدل قریش کی بدسلوکیاں:۔

قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ کو تکالیف پہنچانے میں انہوں نے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے۔ سنگدلی اور بے رحمی کے جتنے حربے ان کے پاس تھے۔ سب کو ایک ایک کر کے آزما لیا۔ اس سلسلے میں نہ تو انہوں نے قرابت اور رشتہ کو ملحوظ رکھا۔ اور نہ ہی انسانیت کا پاس کیا۔

عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چشم دید بیان ہے۔ کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے اپنی چادر سے رسی بنائی۔ اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سربسجود ہوئے۔ تو عقبہ نے حضورؐ کی گردن میں چادر ڈال کر پیچ پر پیچ دینا شروع کیا جس سے گردن مبارک بہت بھنچ گئی۔ تاہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اطمینان قلب کے ساتھ سجدہ میں پڑے رہے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ عقبہ کو دھکے دے کر ہٹایا۔ اور یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

"اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ — کیا تم ایک بزرگ آدمی کو مارتے ہو۔
وقد جاءکم بالبینٰت" — اور صرف اس جرم میں کہ وہ اللہ تعالیٰ
∴ ∴ ∴ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اور تمہارے پاس
∴ ∴ ∴ اپنی روشن اور واضح دلائل بھی لیکر آیا ہے۔"

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سربسجود تھے۔ آپ کے قریب قریش کا کافی ہجوم موجود تھا۔ ابوجہل بولا کہ آج شہر میں فلاں جگہ اونٹ ذبح ہوا ہے۔ اوجھڑی پڑی ہوئی ہے۔ کوئی جا کر اٹھا لائے۔ اور اس (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے اوپر دھر دے۔ ایک شقی اٹھ کر گیا۔ اور نجاست بھری اوجھڑی اٹھا کر لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں گئے۔ تو اس نے اوجھڑی اٹھا کر پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ اسی طرح سجدے میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ اوجھڑی کو آپؐ کے پیٹھ سے پرے پھینک دیا۔ اور جس نے یہ حرکت کی تھی اس کی شدید مذمت فرمائی۔

مفاہمت کی ایک ناکام کوشش

جب مسلمانوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا۔ تو قریش ورطۂ حیرت میں پڑھ گئے۔ عتبہ بن ربیعہ نے یہ تجویز پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے ذریعے مفاہمت کی کوئی شکل پیدا کی جائے۔ چنانچہ قریش نے ان کی اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے نمائندے کی حیثیت سے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔

عتبہ آپ کے پاس آیا۔ آپؐ کے سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ بھتیجے! ہمارے درمیان تم جس حیثیت کے مالک ہو اس سے تم بخوبی واقف ہو۔ تم نے ایک نئے جھگڑے کی بات قوم میں کھڑی کر دی ہے۔ تم نے ان کے شیرازہ کو منتشر کیا۔ ان کے باپ دادا کے طریقے کو ٹھکرایا۔ ان کے معبودوں کو جھٹلایا۔ اب میں آپ کے سامنے کچھ باتیں رکھنے والا ہوں۔ ممکن ہے۔ میری ان باتوں میں سے تمہیں کوئی ایک پسند آ جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوالولید! کہو میں سن رہا ہوں۔

اس نے کہا میرے بھتیجے! تم جس دین کیطرف دعوت دے رہے ہو۔ اگر اس سے تمہارا مقصود مال و دولت ہو۔ تو ہم تمہارے لئے اتنا مال اکٹھا کر دیں گے۔ کہ تم ہم سب میں زیادہ مالدار ہو جاؤ گے۔ اگر تم سردار بننے کی خواہش رکھتے ہو۔ تو ہم آپ کو اپنا سردار تسلیم کر لیں گے۔ اگر آپ کی یہ باتیں کسی بیماری کا نتیجہ ہیں۔ تو ہم آپ کے لئے ماہر معالجین کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔ اور پوری فیاضی سے اپنا مال خرچ کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم کو اس سے شفا کامل حاصل ہو جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جو کچھ کہنا تھا تم کہہ چکے۔ عتبہ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مجھ سے سنو۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سورۂ فُصِّلت" کی کچھ آیتیں تلاوت کیں۔ عتبہ خاموشی کے ساتھ سنتا رہا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تک پہنچے۔ تو سجدہ فرمایا۔ اور ارشاد ہوا۔ ابوالولید تمہیں جو کچھ سننا تھا۔ سن لیا۔ اب جیسا تم سمجھو۔

ابوالولید نے جاکر اپنے ساتھیوں کو بتایا۔ میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے۔ جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا تھا۔ قریش والو! خدا کی قسم نہ وہ شعر ہے۔ نہ وہ سحر ہے۔ نہ کہانت اور علم نجوم ہے۔ میری بات مانو اور اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر لوگ کہنے لگے۔ واللہ عتبہ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان کا جادو چل گیا۔

قریش کی طرف سے بنی ہاشم کا

مقاطعہ اور محاصرہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انفرادی طور پر تکالیف پہنچانے کے بعد قریش نے ایک مشاورتی اجتماع کیا۔ اور اس میں یہ بات طے کی گئی۔ کہ ایک معاہدہ ضبط تحریر میں لایا جائے جس کی رو سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو اس کا پابند کر دیا جائے۔ کہ وہ کسی اور جگہ شادی نہیں کر سکتے۔ نہ دوسرے ان کے ساتھ لین دین کا معاملہ کر سکیں گے۔ یہ معاہدہ ایک دستاویزی شکل میں تیار ہوا۔ سب نے اس کی توثیق کی۔ اور مزید توثیق کے لئے کعبہ کے اندر لٹکا دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کا قبیلہ مجبوراً گھر بار چھوڑ کر۔ پہاڑ کی گھاٹی میں محبوس و محصور ہو کر رہنے لگے۔ قریش نے اجناس خوردنی کا جانا بھی بند کر دیا۔ بنی ہاشم کے بچے بھوک کے مارے اس قدر رویا کرتے تھے۔ کہ ان کی آواز دور دور تک سنائی دیتی تھی۔

تین سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خاندان نے اس حال میں گزار دیئے۔ بنو ہاشم نے صبر کے ساتھ ان تمام مصائب کا مقابلہ کیا۔

عہد نامہ کی تنسیخ اور بائیکاٹ کا خاتمہ

دریں اثنا قریش کے کچھ باضمیر اشخاص کے دل میں اس ظالمانہ معاہدہ کے خلاف ناپسندیدگی کا جذبہ پیدا ہوا۔ ہشام بن عمرو بن ربیعہ نے اس سلسلے میں خاص رول ادا کیا۔ انہوں نے قریش کے عالی ظرف اشخاص کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ اس خلاف انسانیت فعل کا خاتمہ کر دیا جائے۔ دوسرے دن قبیلہ قریش اپنی محفلیں سجا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

زہیر بن ابی امیہ ان کے سامنے آئے اور کہا۔ مکے والو! یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ ہم تو مزے سے کھائیں پیئیں۔ اور بنو ہاشم دانہ دانہ کو ترسیں ان کے بچے بھوک کے مارے روئیں۔ اور ان کے بڑے جاں بلب ہو کر بیٹھے ہیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ جب تک اس ظالمانہ معاہدے کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیا جائے۔

مطعم بن عدی اٹھے۔ اور اس معاہدے کو پھاڑنے کی غرض سے آگے بڑھے۔ دیکھا کہ دیمک پورے کاغذ کو چاٹ کر ختم کر چکی ہے۔ صرف...... باسمك اللّٰهم کے الفاظ باقی ہیں۔ بہرحال اسے پھاڑ کر پھینک دیا گیا۔

ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال

نبوت کے دسویں سال ایک ہی سال میں ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں نے اس دارِ فانی سے کوچ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وفات سے بہت صدمہ پہنچا۔ کیونکہ ان کا مشفقانہ رویّہ، ہمدردانہ سلوک اور نیک برتاؤ آپ دیکھ چکے تھے۔ اور ان کے انتقال کے بعد آپ کو پے درپے کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

جاری ہے۔

بقیہ :- اداریہ

ہم ارباب اقتدار کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ قادیانیوں کو اس قسم کا رجسٹریشن دینا مسلمانانِ عالم کے لئے باعث تشویش اور مرزائیوں کے لئے باعث تقویت ہے۔ اس سلسلے میں ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ قادیانی کتب کی برآمد پر پابندی عائد کی جائے۔ اور اُن کے ایکسپورٹ رجسٹریشن کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ تاکہ وہ ارتداد کی تبلیغ نہ کر سکیں۔

ربوہ کانفرنس

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بعد یکے بعد دیگرے مولانا عبیداللہ خالد مانسہرہ، مولانا مختار الحسن گیلانی، مولانا محمد عرفان قادری حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف نے خطاب کیا پانچویں اجلاس کا آغاز قاضی عبد اللطیف صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ اجلاس مولانا محمد اشرف ہمدانی کی صدارت میں بعد نماز ظہر ڈھائی بجے شروع ہوا سب سے پہلے مولانا نور اللہ چترالی نے آغاخانیوں کے عقائد کے بارے میں تقریر فرمائی آپ کے بعد مولانا عبید الرحمٰن ضیا کو دعوت سخن دی گئی آپ نے اپنے خطبہ مسنونہ میں یہ آیت پڑھی ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ یوں گویا ہوئے سب سے پہلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین و مبلغین خصوصاً حضرت امیر مرکزیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان حضرات کی کاوشیں رنگ لائیں اور ہمیں یہاں حاضری لگانے کا موقع ملا ہمارے اکابرین جو ہم میں سے ہو کے دنیا سے رخصت ہو گئے ان کی محنت کا ثمرہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

اس کانفرنس میں علماء کرام نے اپنی تقاریر میں ختم نبوت کے سلسلے میں قرآن و احادیث سے دلائل دیئے ہیں۔ میں اپنے تھوڑے سے وقت کے پیش نظر ایک دلیل بیان کر کے بات کو ختم کرتا ہوں۔ بدر میں دعا فرمائی، بدر کے مقام میں میدان کارزار گرم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اصحاب اور احباب کی قلت اور بے سروسامانی کو دیکھا تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور مستقبل قبلہ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ	اے اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔
اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ	اے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت
اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی	ہلاک ہو گئی" تو پھر زمین میں تیری پرستش
الْاَرْضِ (مسلم)	نہ ہوگی۔

آپ کی یہ دعا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔

اور یہ امت آخری امت ہے اگر آپ کے بعد نبی امت یا کسی اور پیغمبر نے آنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاف صاف فرما دیتے کہ فکر کی بات نہیں میرے بعد نبی آتے رہیں گے اور امتیں بھی آتے رہیں گے۔

آپ کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر جانشین حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری مولانا مفتی احمد الرحمٰن کو دعوت سخن دی گئی آپ نے انتہائی سلجھے ہوئے انداز میں خطاب فرمایا خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا

محترم بزرگو دوستو اور عزیز بھائیو یہ عظیم اجتماع سات ستمبر کے اس تاریخی واقعہ کے سلسلہ میں منعقد ہوا ہے اور اکابر علماء تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں میں تو صرف اس اجتماع میں تھوڑی دیر کے لئے شرکت کی غرض سے آیا ہوں تاکہ ان بزرگوں اور ناموس رسالت کے تحفظ کے سلسلے میں کام کرنے والوں کی فہرست میں ہمارا نام بھی آ جائے، بہرحال ناموس رسالت کی حفاظت یہ تمام مسلمانوں کی اجتماعی طور پر ایک مذہبی فریضہ ہے اور اس وقت ناموس رسالت کی حفاظت کا مذہبی فریضہ تمام مسلمانوں کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت بطور فرض کفایہ اس کو ادا کر رہی ہے، اس نے ربوہ کے قلب میں اپنے مراکز قائم کر لئے ہیں اور ہمارے اس جماعت کے وہ حضرات جو رات دن ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جان مال کی قربانی لگا کر اس مسئلے کے تحفظ کے سلسلے میں جو کچھ ان سے ہو سکا وہ کچھ انہوں نے کیا بہرحال، آپ حضرات بھی بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو مزید دینی اور مذہبی اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی اس کا آپ جس قدر بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرات کا اس عظیم الشان اجتماع میں شریک ہونا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت خوشنودی اور رضامندی کا ذریعہ اور سبب ہو گا (انشاء اللہ)

میں آپ حضرات سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صرف یہ نہیں صرف اس حد تک نہیں کہ صرف اجتماع میں شرکت کر لی اور اسی کو کافی سمجھ

لیں بلکہ آپ اپنا چوبیس گھنٹوں کے اندر تھوڑا وقت ختم نبوت کے مسئلے کے لئے بھی وقف کر دیں چاہے وہ دس منٹ کیوں نہ ہوں اور میں آپ سے عرض کروں گا کہ جس طریقے سے آج صبح کے اجلاس میں مولانا تاج محمود مدظلہ نے فرمایا تھا اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کا مقولہ نقل کیا تھا۔ کہ ہم قادیانیوں سے نفرت اُن کے عقیدے کی وجہ سے کرتے ہیں ورنہ اُن کی ذات سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے ہماری طرح وہ بھی انسان ہیں۔ وہ گوشت پوست ہماری طرح رکھتے ہیں اس لئے ہر شخص یہ سوچے کہ قادیانی قابل رحم ہیں کہ وہ گمراہی کی مصیبت میں گرفتار ہیں اور ان کا ہمارے اوپر یہ حق ہے کہ ہم اُن کو راہ راست پر لانے کی پوری پوری کوشش کریں جو کچھ ہم سے ممکن ہو سکے، جو کچھ کوشش ہو سکے اس کو بروئے کار لا کر اُن کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالیں اور اس کے ساتھ ساتھ اُن کے لئے دعا بھی کریں کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ قابل رحم ہیں گمراہی کے دلدل میں پھنس چکے ہیں (اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گمراہی نہیں ہو سکتی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ توڑ کر ایک ملعون و دجال سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے) ان کو مرزا کی غلامی سے نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر دے۔

اس کے لئے بھرپور کد و کاوش اور خوب جدوجہد کریں اور خوب دل کھول کر ان کے لئے دعائیں کریں کہ اے اللہ یہ گمراہ ہو چکے ہیں ان پر اپنا رحم فرما کر، ان کو ہدایت عطا فرما، اسلام و ایمان کی نعمت سے مالا مال فرما، کفر و ضلالت زندق و ارتداد سے انہیں نجات عطا فرما۔

اور ایک بات قادیانیوں سے خصوصاً جو ربوہ میں رہنے والے ہیں۔ ان سے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ میں ہماری طرح احساس ہے ہم اور آپ انسانیت میں ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ ہم آپ کی خیر خواہی اور ہمدردی کے لئے عرض کریں گے کہ خدارا مرزا غلام احمد ملعون و دجال قادیانی کو پہنچانیئے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک جھوٹے مراثی کے ہاتھ پر آپ اہل ربوہ نے بیعت کر لی ہے۔ جب کہ مرزا نے اپنے تمام جھوٹے دعاوی کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام اور اصحابہ رضی اللہ عنہم کی سخت توہین کی اس لئے اہل ربوہ سے اور تمام قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا اس ملعون کو چھوڑ کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لیں اور خاص کر اہل ربوہ تو سراپا مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ جرأت اور جسارت کر کے قادیانیت کے بھاری طوق کو اپنے گلے سے اتار پھینکیں اور دین رحمت (اسلام) کے سایۂ عاطفت میں پناہ لیں انشاء اللہ تمام مسلمان اُن کی مدد و اعانت کے لئے تیار ہیں۔

آپ تمام مسلمان اس بات کا عزم کر لیں کہ مظلوم قادیانیوں کی مدد کرنی ہے اور یہ جو ظلم و ستم کی چکی کے نیچے پس رہے ہیں ان کو اس ایسی زندگی سے نجات دلانی ہے۔

آخر میں قادیانیوں سے پھر کہوں گا کہ پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سب سے بڑی سعادت و نعمت ہے اس سعادت سے آپ تمام قادیانی محروم ہو سکتے ہیں خدا کے لئے دنیا اور دنیا والوں کی پرواہ نہ کریں مرزا قادیانی سے اور اس "رائل فیملی" سے جو آپ کا خون چوس رہی ہے رشتہ توڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجایئے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت سے بھی درخواست کرتی ہے کہ اہل ربوہ جو سراسر مظلوم ہیں جو پر یہاں کے شہزادوں کیطرف سے ظلم ہو رہا ہے کہ اُن کی جان محفوظ نہیں مال محفوظ نہیں ان کی عزت و آبرو بھی محفوظ نہیں ہے، حکومت کا بھی فرض ہے کہ ان کی مظلومیت کے پیش نظر اہل ربوہ کو ان کے مکانوں کے حقوق ملکیت دے دے تاکہ وہ اس رائل فیملی سے نجات حاصل کر سکیں میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر آج حکومت یہ حکم جاری کر دے تو انشاء اللہ اکثر قادیانی قادیانیت سے رشتہ توڑ دیں گے اور مرزا غلام کی غلامی کو خیر آباد کر کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لے لیں گے (انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حضور علیہ السلام کی غلامی مرتے دم تک نصیب فرمائے آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اور اسلام و ایمان کی دولت سے نوازیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آپ کے بعد جناب عظیم شیعہ رہنما جناب علی غضنفر کراروی صاحب کو دعوت سخن دی گئی انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں خطبہ پڑھا اور پھر یوں گویا ہوئے.....

برادران اسلام آج خداوند عالم کی خاص رحمت ہے اور آپ ربوہ شہر میں مجمع ہیں اس پر میں یہ کہوں کہ یہ شکر ہے رب کا۔ اور یوں کہیے رب واہ تیری قدرت کہ جہاں پر کوئی کلمہ گو آ نہیں سکتا آج اسی کی حکومت اور آواز چاروں طرف ہے۔ بہر حال یہ کوئی معمولی بات نہیں بڑی قربانیوں کے بعد یہ مقام حاصل ہوا ہے اور یقیناً آج اُن شہداء کی روح کس قدر خوش ہو گی۔ میری طرف سے اُن شہداء کو اور ان بزرگوں کو سلام عقیدت ہو جنہوں نے یہ منارہ روشن کیا تھا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو ایک قافلے کو چلے تھے اور اس قافلے میں انہوں نے کوئی کمی نہیں رکھی تھی، اس میں رواداری تھی، اسمیں خلوص ہی خلوص تھا اگر ان کے ساتھ ایک طرف اگر عبدالستار نیازی تھے تو دوسری طرف ہمارے مظفر علی شمسی بھی موجود تھے اگر ایک طرف آغا شورش کاشمیری مولانا ابو الحسنات تھے تو

دوسری طرف ہمارے حافظ عنایت حسین شاہ بھی تھے اور یقین جانیئے کہ جب بھی امت مسلمہ کسی بات پر اتحاد کر لیتی ہے اور مجتمع ہو جاتی ہے تو وہ ضرور اپنا مقصد حاصل کر لیتی ہے۔

دیکھئے کہ پاکستان کے حصول کے لئے تمام فرقوں کے مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو گئے تھے آخرکار انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کو شکست دے کر یہ ارض پاک حاصل کر لی۔ اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں تمام مسلمان بیک وقت ایک مرکز پر جمع ہو گئے، اتحاد کر لیا اور ایک ظالم حکومت سے آپ نے منوا لیا کہ یہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں (نعرہ ہائے تکبیر) سنیے! اتحاد میں بڑی برکت ہے، اسی اتحاد کی بدولت آج آپ نے مرزائیل کو شکست دی ہے اور برصغیر کا اسرائیل جو "مرزائیل" ہے اس کا تل ابیب "ربوہ" تھا اس پر آج آپ نے قبضہ کر لیا۔ ہم سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ سرکار دوجہاں ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی آئے تو وہ واجب القتل ہے (نعرہ ہائے تکبیر)

آج عربوں کو جو شکست ہو رہی ہے انہوں نے اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھلا دیا ہے اُن میں اقتدار کے لئے اختلاف ہو گیا وہ اپنی اپنی حکومتوں کو مضبوط کرنے کے چکر وں میں ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود بھی ذلیل ہوئے اور ہم سب مسلمانوں کو بھی ذلیل کر دیا اور اسرائیلیوں نے عربوں کی ناک رگڑ رگڑ کر رکھ دی ہے منہ دکھانے کے قابل نہیں، اے کاش! عرب والے ہم غریبوں کو دیکھ کر سبق حاصل کریں کہ ہم میں کس طرح سے اتحاد ہے اور یہ جو یہاں ربوہ میں مرزائیل نظر آ رہے ہیں۔ اگر آپ کی طرح یونٹی رہی تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے ایک بھی نظر نہیں آئے گا۔ (مسلمانوں نے مل کر کہا انشاءاللہ) یہ قادیانی ملک وملت اسلام اور حضور ﷺ کے غدار ہیں اور بہت بڑے ناسور ہیں کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ ان کی شاخیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں نیچے کہاں تک ہیں۔ یہ ایک سرطان تھا جو اپنے نیچے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور چاروں طرف چھایا چلا جا رہا تھا، آپ لوگوں کی ہمت تھی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی لگن تھی کہ انہوں نے فوراً اس مرض کو پکڑ لیا اور اس ناسور کو کاٹ کے پھینک دیا۔ میں یہ بتاؤں کہ ان کا ایک شخص بھی اگر کہیں ہے اگرچہ وہ عرب ہے سر جھکا کے نکلتا ہے تو اس سے بھی ہوشیار رہیئے گا یہ کالا ناگ اپنا پھن چھپائے ہوئے ہے۔ لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یہ ہم تقیہ کرتے ہیں ارے ان حقیقی ربواہی تقیہ بازوں سے ہوشیار رہیئے۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

آپ ہمیں جس طرح سے جی چاہے رکھیں آپ بڑے بھائی ہیں لیکن آپ تاریخ میں پیش نہیں کر سکتے کبھی ہم نے غدار اور سرکار دوجہاں ﷺ کے معاملے میں غداری کی ہو اسی طرح ابھی آغا خانیوں کے بارے میں ریزولیشن پیش کیا گیا تھا آپ نے ان کو مسلمان سمجھا ہو تو سمجھا ہو لیکن ہم نے کبھی ان کو مسلمان نہیں سمجھا وہ لاکھ کہیں کہ ہم شیعہ ہیں۔ ہم جعفری ہیں یہ ایسے ہیں جیسے قادیانی کہتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں ہم شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اس وقت جو بین الدفتین قرآن مجید موجود ہے یہ وہی قرآن ہے اس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی ہے اور جو شخص زیادتی یا کمی کو تسلیم کرتا ہے جو نص قرآن کے خلاف کرتا ہے، اور جو شخص نص قرآن کے خلاف بات کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (نعرہ ہائے تکبیر) یہ آغا خانی خوجے یہ قرآن کے منکر ہیں یہ نماز کے منکر ہیں جو شخص قرآن کا منکر ہو یا ایک لفظ کا منکر ہو وہ مسلمانوں کی صف میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی یہودی ہیں۔ یہودی ہیں جو بات عرض کر رہا ہوں یہ ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں میں یہاں شیعہ نمائندگی کا حق ادا کر رہا ہوں کسی کی خوشامد نہیں کرتا، میں یہ بات بتادوں اور تاریخ اس پر شاہد ہے کہ وہ کونسا مرحلہ ہے جس میں ہم آپکے ساتھ نہیں رہے! یہ دوسری بات ہے کہ آپ قریب نہ لائیں گے تو ہم دور رہیں گے۔ دور رہیں گے تو معلومات نہ ہوں گی، جب معلومات نہ ہوں گی تو دوری میں طرح طرح کی باتیں اور غلط فہمیاں پیدا ہوں گی۔ دیکھئے ۱۹۵۳ء سے آپ لوگوں کے قدموں میں لگا ہوا ہوں حضرت مولانا بنوری کی جوتیوں میں رہا ہوں آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں کبھی دیکھا کہ میرے مزاج میں کوئی لغزش ہوئی ہو؟ (لوگوں نے کہا نہیں) مجھ کو ملت شیعہ نے کہا کہ تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا کہ یہ مسلمان ہیں (ہم بھی مسلمان ہیں) مسلمانوں کے پاس جاتا ہوں انہوں نے کہا تمہارے نظریات میں کچھ شکوک وشبہات ہو گئے ہیں میں نے کہا کہ ہم ایسی شیعت سے بھی ہاتھ دھوتے ہیں، جو مسلمانوں کو مسلمانوں سے جدا کرے پھر زور دے کر کہا ہم اپنے اسلاف کی تاریخ کو نہیں بھولے تم اپنے اسلاف کی تاریخ کو بھول گئے یہ وہ یہودی ہیں جن پر تم نے اعتبار کر لیا۔ ۱۴۰۰ سال سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ان یہودیوں کو بڑی تسلی تشفی دی بڑی محبت سے اپنے ساتھ رکھا ان کے ساتھ بڑے بڑے معاہدے کئے لیکن ہر بار وہ دھوکہ دیتے رہے، سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین بار بار ان کو سمجھاتے رہے لیکن وہ ہر بار اسلام کو نقصان پہنچاتے رہے۔ وعدہ خلافیاں کرتے رہے اور تمام عہد توڑتے رہے یہاں تک کہ غزوۂ احزاب میں حلیف ہونے کے باوجود (یہودی) خاموشی سے کفار کے ساتھ مل گئے۔ جب غزوہ مکمل ہوا تو سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو یہودیوں کو یہاں سے نکالنا ہی پڑے گا اب یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو مدینے میں رہنے دیا جائے۔ پھر جب خیبر میں چلے گئے تو

[illegible] نامہ

انہوں نے اپنی چالاکی اور عیاری کے ساتھ اپنی پوری طاقت وہاں جمع کرلی اور مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ اب بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف لشکر ترتیب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور ان پر حملہ کر دیا۔ اور ان کو زبردست شکست دی۔ ایسی شکست دی کہ پھر ان کو پناہ نہیں ملی تھی لیکن ہماری غفلتوں اور آپس کے نفاق کی وجہ سے نتیجہ یہ ہوا کہ سامراجی طاقتوں نے پھر انکو جمع کر دیا اور وہ چن چن کے بدلے لے رہا ہے اور وہ اب یہ کہتا ہے کہ ہم نے اپنے بزرگوں کی قبروں تک پہنچنا ہے اور اب جو یہودی لبنان میں کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہیں نہ وہاں سنی بچا ہے نہ شیعہ جو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا تھا اس کے ہاتھ کاٹے گئے اور جو چھوڑ کر پڑھ رہا تھا اس کے بھی کاٹے گئے ارے وہاں دونوں کو پناہ نہیں مل رہی تھی اور ہم یہاں آپس میں دست و گریباں ہیں بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ

جناب ... کراروی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ سلامت رہیں آپ لوگ بلا لیتے ہیں ہماری بات سن لیتے ہیں ہماری عزت کرتے ہیں یہ بہت بڑی عزت ہے یہی اللہ کرے ہمارا آنا ہمیں قیامت کے دن بھی کام آجائے اور ان شاء اللہ ضرور آئے گا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف
یہ خاک ہے کہ نے الف کی دامن کو جھکا گیا معنی
اس خاک کے ذرے ذرے کو آنکھوں سے لگایا جائے

بہرحال ہم یہ کہتے ہیں کہ تم نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کرو اور یہ جو مرزائیل ہیں یہ کیا چیز ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہیں خدا کے لئے تم سب مسلمان نظام مصطفےٰ کے لئے جمع ہو جاؤ۔ جیسے آج یہاں جمع ہوئے ہو۔ ایک دوسرے کو برداشت کرو۔ اگر اسی طرح آپ یہاں جمع ہوتے رہے اور یہ اجتماع ہوتے رہے یہ قادیانی ان شاء اللہ خود بخود شہر چھوڑ کر بھاگ جائیں گے یہ بزدل ہیں یہ رک سکتے نہیں۔

آخر میں میں ایک قرارداد پیش کرتا ہوں آپ سب اس کی تائید کریں آپ سب علماء کرام جانتے ہیں کہ قرآن مجید کے حروف کو بغیر طہارت کے ہاتھ لگانا حرام ہے۔ اس کی نص قرآن ہے۔

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون	نہیں چھو سکتا اس کو مگر پاک۔ نجس آدمی
لا یمسہ الا المطھرون	نہیں چھو سکتا ہے۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نعوذ باللہ ہمارے قرآن مجید کی آیت

"الیس اللہ بکاف عبدہ" کو اپنی نام نہاد وحی ڈیڑھ پٹی کے ذریعے سے قرار دے کر اپنے قادیانیوں کو حکم دیا کہ تم ان الفاظ کو اپنی انگشتریوں (انگوٹھیوں) پر کندہ کرا کر پہنو تو نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ ادھر بچہ پیدا ہوا اور اسی وقت اس کے لئے ایک چھوٹی سی انگوٹھی آئی اور اس کی انگلی میں ڈال دی گئی۔ قادیانیوں کے مرد اور عورتیں اس انگوٹھی کو پہنتے ہیں اور ہر حالت میں پہنے رہتے ہیں اور نجاست و جنابت کی حالت میں بھی پہنے رہتے ہیں یہ لوگ ہر حالت اور ہر وقت میں قرآن مجید کی بے حرمتی کرتے رہتے ہیں یہ بے حرمتی ...... کرنا ان کا مشغلہ تھا۔

اس لئے ہم آپ کے ذریعے سے حکومت کے سامنے ایک قرارداد پیش کرتے ہیں کہ ان قادیانیوں کے لئے ایسی انگشتریاں پہننا ممنوع قرار دیا جائے سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر قرارداد کو منظور کیا اور سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ حکومت کو چاہئیے کہ وہ اس بات کا نوٹس لے (نعرہ ہائے تکبیر) قرارداد منظور ہونے کے بعد جناب کراروی صاحب نے زور دے کر کہا کہ ہم کسی صورت میں قرآن مجید کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے اور یہاں جہاں یہ انگشتری بنتی ہے ان دکانوں کو بند کر دیا جائے آخر میں جناب کراروی صاحب نے اس شعر پر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بڑھتی ہوئی جوانی امنگوں سے کام لو!
ہاتھ تھام لو رسول کے دامن کو تھام لو

سرائیکی زبان میں فن تجوید پر لاجواب کتاب

قواعد التجوید

مصنف
حضرت العلامہ مولانا صالح محمد صاحب قرانی رحمۃ اللہ علیہ
باہتمام
عطاء الرحمٰن رحمانی
شائع کردہ
شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ خانو خیل
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

قسط نمبر ۲

کارگزاری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ۱۹۸۱ء

ترتیب: مولانا اللہ وسایا صاحب

ربوہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء کو ۱۲ ربیع الاول تھا۔ ربوہ میں چار سال سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ۱۲ ربیع الاول کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اہتمام کرتی ہے اس سال بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں رنگین خوبصورت دیدہ زیب اشتہارات چھاپ کر علاقہ میں تقسیم کیے گئے۔ گردونواح دیہاتوں سے احباب نے بڑی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔ مسجد کا صحن بھر گیا۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مبلغ گوجرانوالہ کی تقریر نے سماں باندھ دیا۔ مولانا محمد حسین نقشبندی کا ایمان پرور شعلہ نوازی سے ربوہ کے در و دیوار جھوم گئے۔ جناب صوفی حفیظ کی نظموں نے در و دیوار ہلا دیئے۔ ظہر کی نماز کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا تو خطیب ختم نبوت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کا خطاب سننے کے لئے سامعین شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کو اللہ رب العزت نے جو مقبولیت اور شہرہ آفاقی نصیب فرمائی ہے اس کے سبب ربوہ کے قادیانی بھی سڑکوں گلیوں میں حضرت شاہ صاحب کے خطاب کے لئے بے چینی سے انتظار کرنے لگے۔ راقم نے اعلان کیا کہ حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب جنہوں نے عرب امارات کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ میں قادیانیوں کے خلاف ایک مقدمہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وکالت اور مجلس کی نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ وہ خطاب فرمائیں گے۔ اس اعلان نے قادیانیوں میں مزید شوق پیدا کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے جب آخری خطبہ پڑھا اپنی فن داوری سے سامعین کے دل موہ لیئے۔ حضرت شاہ صاحب کی تقریر کیا تھی معلومات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر تھا۔ حضرت شاہ صاحب کی تقریر نے دیانتداری کی بات ہے کہ ربوہ کے رہائش پذیر قادیانیوں کے دماغوں کو ہلا دیا۔ مرزا قادیانی کی خدا تعالیٰ، مصطفیٰ ﷺ، اسلام، صحابہؓ، اہل بیتؓ اسلام دشمنی سے جب پردہ اٹھایا ربوہ کے در و دیوار پر لرزہ طاری ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب کی راقم نے بے شمار تقریریں سنی ہیں لیکن ایسی کامیاب تقریر شاید و باید ہوئی ہو۔ اس وقت راقم کا دل گواہی دے رہا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کی اس تقریر کے بعد قیامت کے دن قادیانی یہ نہ کہہ سکیں گے کہ مرزا قادیانی کے مکر و فریب سے ہمیں آگاہ کسی نے نہ کیا تھا۔ راقم کو یقین ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ کو ربوہ میں شاہ صاحب کی تقریر سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ حضرت شاہ صاحب کی تقریر پوری امت اسلامیہ کی ترجمانی پر مبنی تھی۔ حضرت شاہ صاحب نے جب تقریر ختم کرنا چاہی سامعین کے عشق و محبت کا یہ عالم تھا ہر طرف سے بھرپور مطالبہ تھا کہ حضرت شاہ صاحب مزید تقریر کریں۔ آپ نے طے شدہ پروگرام کے تحت عصر کی نماز سے قبل تقریر ختم کر دی۔ اور جلوس کا اعلان کر دیا۔

ربوہ کی تاریخ میں اہل اسلام کا ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر یہ پہلا جلوس تھا۔ جس کے اجراء کا شرف مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو حاصل ہوا۔ جلوس کی شرعی حیثیت پر دیانتداری اور خلوص سے حضرات علماء کرام کا ارشاد سر آنکھوں پر ہوگا۔ ربوہ جیسے بنجر علاقے میں حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے پیغام کو پہنچانے۔ اور قادیانی سربراہ کے اثر و رسوخ رعب داب کو پاؤں میں روندنے کے لئے ربوہ کی سڑکوں پر جلوس نکالنا نہ صرف اہم بلکہ ضروری تھا۔ جلوس نکلا۔ حضرت سید صاحب قاری شبیر احمد، قاری منیر احمد اور راقم جلوس کی قیادت کر رہے ہیں۔ سینکڑوں مجاہد سو سال سے اپنے دلوں اور سینوں میں چھپائے ہوئے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ نعرے شروع ہوتے ہیں۔ ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کی فضائیں ختم نبوت کے پروانوں کا یہ جلوس ربوہ کی مختلف سڑکوں کا گشت کرتا ہے۔ نعرہ تکبیر کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ ختم نبوت زندہ باد کے ترانے گائے جا رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بسلسلہ

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں چھٹی و ساتویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

۱: چھٹی صدی :۔

امام سہیلی کا عقیدہ

الامام الفقیہ المحدث ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد بن ابی الحسن الخثعمی السہیلی (۵۰۸ھ تا ۵۸۱ھ) سیرت ابن ہشام کی شرح "الروض الانف" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاریٰ دونوں کے موقف کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

وقد اعطاه الله من الدلائل على الفريقين ما يبطل المقالتين ودلائل الحدوث تثبت له العبودية وتنفي عنه الربوبية وخصائل معجزاته تنفي عن امه الريبة وتثبت له ولها النبوة والصديقية فكان في مسيح الهدى من الآيات ما يشاكل حاله ومعناه حكمة من الله كما جعل في الصورة الظاهرة من مسيح الضلالة وهو الاعور الدجال ما يشاكل حالة ويناسب صورته الباطنة على نحو ما شرحنا وبينا في املاء املیناه على هذه النكتة في غير هذه الكتاب والحمد لله

ص ۴۲۸، ۴۲۹
ج ۲

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فریقین کے مقابلہ میں وہ دلائل عطا فرمائے جو دونوں فریقوں کے قول کی تردید کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں دلائل حدوث کا پایا جانا ان کے بندہ ہونے کا ثابت کرتا ہے اور ان سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور ان کے خصوصی معجزات ان کی والدہ سے یہود کی بدگمانی کو رفع کرتے ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے نبوت اور ان کی والدہ کے لیے صدیقیت کا اثبات کرتے ہیں پس مسیح ہدایت (عیسیٰ علیہ السلام) میں وہ آیات تھیں جو بنا بر حکمت الٰہی ان کے حال و معنی کے مناسب تھیں، جیسا کہ مسیح ضلالت دجال اعور کی ظاہری صورت وہ رکھی گئی جو اس کے حال اور اس کی صورت باطنی کے ہم شکل تھی جیسا کہ بحمد للہ ہم اس نکتے کی تشریح دوسری کتاب میں کر چکے ہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

وكان ارسال المسيح للحواريين بعد ما رفع وصلب الذي شبه به فجاءت مريم الصديقة والمرأة التي كانت مجنونة فأبرأها المسيح وقعدتا عند الجذع تبكيان وقد اصاب امه من الحزن عليه ما لا يعلم علمه الا الله فاهبط اليهما فقال على ما تبكيان فقالتا عليك فقال اني لم اقتل ولم اصلب ولكن الله رفعني وكرمني وشبه عليهم في امري ابلغا عني الحواريين امري ان يلقوني في موضع كذا ليلاً فجاء الحواريون ذلك الموضع فاذا الجبل قد اشتعل نورا لنزوله به ثم امرهم ان يدعوا الناس الى دينهم وعبادة ربهم فوجههم الى الامم

اور عیسیٰ علیہ السلام کا حواریوں کو تبلیغ کے لیے بھیجنا اس کے بعد ہوا تھا جب کہ آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اور جس شخص پر آپ کی شباہت ڈال دی گئی تھی وہ سولی دیا گیا اس کا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا گیا اور ان کی شباہت کے دوسرے شخص کو سولی دی گئی تو حضرت مریم صدیقہ اور وہ عورت جو حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے دیوانگی سے شفایاب ہوئی تھی یہ دونوں آئیں اور صلیب کی لکڑی کے پاس بیٹھ کر رونے لگیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو وہ غم لاحق ہوا جس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ آپ ان دونوں کے پاس آسمان سے اترے اور فرمایا تم کس چیز پر رو رہی ہو۔ انہوں نے کہا آپ پر۔ آپ نے فرمایا میں نہ قتل ہوا نہ سولی دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اٹھا لیا اور مجھے عزت و کرامت عطا ف

التی ذکر ابن اسحاق وغیرہ ثم کسی کسوۃ الملائکۃ فعرج معھم فصار ملکیا انسیا سمائیا ارضیا۔

ص ۳۵۳
ج ـ ۲

اور اللہ تعالیٰ نے میرے معاملہ میں ان پر اشتباہ ڈال دی۔ تم دونوں حواریوں کو میرا پیغام پہنچا دو کہ وہ فلاں جگہ مجھے رات کے وقت ملیں، چنانچہ حواری اس جگہ پہنچے تو دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی وجہ سے پہاڑ نور سے جگمگا رہا ہے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو آپ کے دین کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیں۔ پس آپ نے ان کو ان اقوام کی طرف بھیجا جن کا تذکرہ ابن اسحاق وغیرہ نے کیا ہے۔ پھر آپ کو فرشتوں کا لباس پہنایا گیا۔ اور آپ فرشتوں کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے۔ پس آپ فرشتہ انسان اور زمین و آسمان کے رہنے والے بن گئے۔

ساتویں صدی

امام فخر الدین رازی

امام فخر الدین محمد بن عمرؒ رازی الشافعی (م ۶۰۶ھ) نے تفسیر کبیر میں کئی جگہ یہ عقیدہ درج فرمایا ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

وقد ثبت الدلیل انہ حیٌّ وورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاہ بعد ذٰلک

ص ۲۸۹
ج ـ ۲

اور بے شک دلیل سے یہ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ خبر دی گئی ہے کہ وہ (قرب قیامت میں) نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو قبض کریں گے؟

اسی ذیل میں لکھتے ہیں:۔

والوجہ السادس ان التوفی اخذ الشیء وافیا۔ ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر ببالہ ان الذی رفعہ

چھٹی وجہ یہ ہے کہ توفی کے معنی ہیں پورا پورا لینا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا

اللہ ھو روحہ لا جسدہ، ذکر ھذا الکلام لیدل انہ علیہ السلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ وجسدہ۔

کہ عیسیٰ کی روح کو صرف اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہوگا جسم کو نہیں۔ اس لیے یہ کلام ذکر فرمایا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح و جسم سمیت آسمان پر صحیح و سالم اٹھا لئے گئے ہیں۔

سورۃ النساء کی آیت "وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

المسئلۃ الثانیۃ: رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت بھذہ الآیۃ قولہ فی آل عمران اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ

ص ۵۰۴
ج ـ ۳

دوسرا مسئلہ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے اور اس آیت کی نظیر سورۃ آل عمران میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ۔

اور اس سے اگلی آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

قولہ قَبْلَ مَوْتِهٖ: ای قبل موت عیسیٰ۔ والمراد ان اھل الکتاب الذین یکونون موجودین فی زمان نزولہ لابد وان یؤمنوا بہ۔

ص ۵۰۵۔ ج۔ ۲

قبل موتہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو لوگ آپ کے زمانہ نزول کے وقت موجود ہوں گے وہ لامحالہ آپ پر ایمان لائیں گے۔

سورہ مائدہ کی آیت (۱۲۰) کے ذیل میں فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والمراد منہ وفاۃ الرفع الی السماء۔

یہاں توفی سے مراد ہے آسمان پر اٹھایا جانا۔

سورہ الزخرف کی آیت (۶۱) وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

وان عیسیٰ لعلم للساعۃ ای شرط من اشراطھا تعلم بہ۔ الخ

ص ۳۵۲ ج،

اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں یعنی ان کا نزول علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے جس سے (قرب) قیامت کا علم ہوگا۔

الفضل کے ایڈیٹر اور پانچ قادیانی گرفتار

چنیوٹ ۱۹ دسمبر (نامہ نگار) پولیس نے "الفضل" کے ایڈیٹر مسعود دہلوی اور پانچ دوسرے قادیانیوں کو ایک مقدمے کے سلسلے میں گرفتار کر لیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک استغاثہ کی بنا پر درج کیا گیا تھا۔ جو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں نے دائر کیا تھا۔ جس میں ان پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تھی اور غیر مسلم ہوتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر کیا تھا۔ ان کی گرفتاری پر مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے رہنما مولانا خان محمد، مولانا تاج محمود اور مولانا شریف جالندھری نے ایک مشترکہ بیان میں اظہار مسرت کیا ہے۔

بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

لاہور میں وارداتیں کرنے والے ۲ سپاہی کراچی میں گرفتار۔ اسلحہ برآمد

کراچی ۱۸ دسمبر (کرائم رپورٹر) کلفٹن پولیس نے ای ایم ای اور کیماڑی امبارکیشن میں ملازم دو سپاہیوں کو گرفتار کر کے ان سے بڑی تعداد میں اسلحہ برآمد کر لیا۔ اس طرح کے اسلحہ کو فوج یا پولیس استعمال کرتی ہے۔ ملزموں نے لاہور میں وارداتیں کی ہیں۔ اب کراچی میں وارداتیں کرنے آئے تھے کہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق کلفٹن تھانہ کے انچارج عثمان کو آج علی الصبح اطلاع ملی کہ دو افراد وافر مقدار میں اسلحہ لے کر شیریں کالونی آ کر چھپے ہیں اور ان کے ارادے خطرناک ہیں جس پر پولیس نے چھاپہ مارا اور ملزم عبدالرزاق اور عزیز احمد کو گرفتار کر لیا اور ان کے قبضہ سے ۲، رائفلیں ۲ ریوالور ۲ پستول اور سو کارتوس برآمد کر لئے۔ ریوالور ۴۵۵ بور ہے جسے صرف پولیس یا فوج استعمال کرتی ہے۔ جب کہ ایک ایک رائفل کی قیمت ۱۵ سے ۲۰ ہزار روپے ہے۔ ملزم عبدالرزاق کیماڑی امبارکیشن میں سپاہی تھا اور وہاں بھی واردات کرنے پر ۲ ماہ کی سزا بھگت چکا ہے۔ وہ پنڈ دادن خاں (جہلم) کا رہنے والا ہے جب کہ دوسرا ملزم عزیز احمد تھرپارکر کا رہنے والا ہے اور یہ ای ایم ای میں سپاہی رہ چکا ہے۔ ۳۰ ماہ قبل فوج سے بھاگا ہے۔ ملزموں سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی)

اس خبر کے سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت ٹالی کے کارکن جناب منیر احمد صاحب نے ہمیں ایک تفصیلی خط ارسال کیا ہے جس میں مجرموں کے بارے میں معلومات درج

ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

ہیں۔ ملاحظہ ہوں

بخدمت جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب و جناب علی اصغر صاحب چشتی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

میں آپ کی توجہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کراچی کی اس خبر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کا عنوان ہے "لاہور میں وارداتیں کرنے والے دو سپاہی کراچی میں گرفتار، اسلحہ برآمد" اسلحہ میں ۲ رائفلیں ۲ ریوالور، پستول اور ایک سو کارتوس شامل ہیں ان میں دو ملزم ہیں ایک عبدالرزاق اور دوسرا عزیز احمد، میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ عزیز احمد ٹالی کا رہنے والا قادیانی ہے۔ اس کے والد کا نام رشید احمد اور دادا کا نام خیر دین ہے یہ پورا خاندان قادیانی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی پورے زور و شور سے تخریب کاری میں ملوث ہیں۔ اور مرزا طاہر احمد اس میں پوری طرح شامل ہے ملک میں قادیانی ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ڈاکہ زنی اور تخریب کاری اور قتل گری کر رہے ہیں۔ تاکہ ملک میں انتشار پھیل جائے اور اس انتشار سے فائدہ اٹھا کر مرزا محمود احمد کا اکھنڈ بھارت کا خواب پورا کیا جا سکے۔ ہم مسلمان حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور ان کو کلیدی عہدوں سے فوری برطرف کیا جائے اور مرتد کی اسلامی سزا کا فوری نفاذ کیا جائے۔

میری طرف سے سب علماء کو السلام علیکم عرض کریں

فقط والسلام منیر احمد ٹالی ضلع تھرپارکر سندھ

"الفضل" کا ایڈیٹر گرفتار

چنیوٹ ۱۹ دسمبر (نامہ نگار) قادیانی اخبار "الفضل" کے ایڈیٹر مسعود دہلوی اور چار دیگر قادیانیوں کو حضور ﷺ کی شان میں توہین آمیز جملے لکھنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا یاد رہے کہ قادیانی اخبار "الفضل" میں خواب کی آڑ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گردنامک سے تشبیہ دے کر گستاخی کی گئی تھی جس پر ربوہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے اخبار کے ایڈیٹر اور چار دیگر افراد کو گرفتار کر لیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے انتظامیہ کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے "الفضل" کا ڈکلریشن منسوخ کرنے اور ملزموں کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی)

بائبل پر تحقیق

بسلسلہ
بائبل سے بائبل کی تکذیب،

جھوٹ کی پوٹ

اسلام تلوار سے پھیلا ہے

تحریر:- پروفیسر احسان الحق رانا۔

محکمہ احتساب عقائد نے قریباً دو صد و پنجاہ سال تک ہندوستان کے پرتگیزی مقبوضات میں قیامت برپا کر رکھی۔ سیاح پائرینڈ PYRTND ہم کو بتلاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں اس محکمہ کی عقوبتیں پرتگال اور ہسپانیہ کے ممالک کے محکموں کے مظالم سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔ ہندوستان میں اس نے ہزاروں بے گناہوں کو اذیتیں دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہزاروں کو آگ میں زندہ جلا دیا۔ لاکھوں کو ایسے زندانوں میں مدت تک ڈال رکھا جہاں قیدی موت کو زندگی پر ترجیح دیتے تھے۔" جلد ۹،

مذہبی آزادی

۱۵۶۰ء میں ۱۳۹۶۸ شخص کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ ۱۵۶۳ء میں شاہ پرتگال سیبسٹیو SEBASTIO نے حکم صادر کیا کہ گوا کے علاقے سے تمام ضدی بت پرست ملک سے نکال دیئے جائیں۔ ۱۵۷۹ء میں شاہ پرتگال کے فرمان کے مطابق وائسرے نے گوا میں خادمان دین کی ایک مجلس فراہم کی جس کا میر مجلس صدر اسقف تھا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ پرتگال مقبوضات میں غیر مسیحیوں کو مذہبی آزادی کا حق نہ دیا جائے۔ کیونکہ حکومت اور کلیسیا دونوں کا ایک ہی مطمح نظر ہے۔ کہ ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت ہو۔"

جبر اور حرص و تحریص کا جال

انجمن یسوعی کے مبلغین نے ساحل ہند کے دیگر پرتگیزی مقبوضات میں جبر و تشدد اور انعام و اکرام کا لالچ دیگر مسیحیت کی اشاعت کی مثلاً بسیین، سادل، دمن اور دیولینی گوا کے شمال کی جانب اور اس کنارے کے دونوں جانب اجیال فرانسسی زیویئر نے تبلیغ کا کام کیا تھا) نگاپٹم مالاپور اور دانگنگا کے پاس اور ارکان میں، غرضیکہ ہر طرف کلیسیا کی افزائش کے لیے ایسے ہی طریقے استعمال کئے گئے۔" صہ۲

پروٹسٹنٹ فرقہ کی کرتوت

ممکن ہے کہ مشنری پادری یہ دعویٰ کریں کہ مصنف نے پروٹسٹنٹ ہونے کی بنا پر کیتھولکوں کے خلاف تعصب سے کام لے کر لکھا ہے لیکن وہ اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتے، کہ پروٹسٹنٹ فرقہ سولہویں صدی میں وجود میں آیا تھا اور اس وقت تک دنیا کے تمام ممالک میں مسیحیت کی جبریہ اشاعت ہو چکی تھی اور خود پروٹسٹنٹ جبریہ مسیحی بنائے گئے لوگوں کی اولاد ہونے سے آباؤ اجداد کی سنت پر کاربند رہے ہیں۔

برطانیہ میں جب پروٹسٹنٹ مسیحیوں کو غلبہ حاصل ہوا تو مغلوب کیتھولک مسیحیوں کے ساتھ ان کی کرتوت کا ایک واقعہ ہم بیان کئے دیتے ہیں تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ مسیحیت کی جبریہ اشاعت صرف کیتھولک فرقہ تک محدود ہے "ہسٹری آف دی برٹش ریجیم" ناشر پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور (۱۹۸۱ء) کے صفحہ ۲۰۰ پر بیان کیا گیا ہے۔

پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی بے رحمی اس وقت انتہا کو پہنچ گئی جب انہوں نے مذہب (پروٹسٹنٹ) کے نہ ماننے والے کیتھولک مسیحیوں کی ایذا رسانی کے لئے ایک سو سے زائد آرڈیننس جاری کئے۔ ۱۵۳۶ء تا ۱۵۳۹ء (صرف تین سال) کے دوران میں کیتھولکوں کو سفاکانہ طریقے سے قتل کیا گیا" یہ سلوک ان کا ہم مذہبوں کے ساتھ ہے تو مسلمانوں کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا گیا ہوگا۔ مشنری فخریہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں مسیحیت کی عددی برتری مذہب کی صداقت کا ثبوت ہے حالانکہ کیتھولک فرقہ کی تعداد دنیا میں ستر کروڑ اور پروٹسٹنٹ فرقہ کے پیروکار بمشکل بیس کروڑ ہیں۔ اور یہ بیشتر جبریہ مسیحی بنائے گئے آباؤ اجداد کی اولاد ہیں۔ پھر یہ کہ عددی برتری اگر کسی مذہب کی صداقت کا ثبوت ہے۔ تو پھر کمیونزم کا لادین مذہب دنیا کے تمام مذاہب میں سچا ہونا چاہیے کہ اس کے پیروکاروں کی تعداد صرف چین اور روس میں لگ بھگ ایک ارب دس کروڑ ہے۔

یورپ میں مسلمانوں کا انجام

سپین و پرتگال پر مسلمانوں کا عہد حکومت کم و بیش سات صدیوں پر محیط ہے۔ یعنی آٹھویں سے پندرھویں صدی تک اس دوران جزیرہ نمائے سپین و پرتگال نے جو ترقی علم و ادب، سائنس اور آرٹ اور تہذیب و تمدن نے کی اس کی تعریف میں مغربی مستشرقین و مورخین بھی رطب اللسان ہیں۔ مسلم سپین کو وہ یورپ کو اندھیرے سے روشنی میں نکال لانے کا باعث قرار دیتے ہیں۔ لیکن جونہی اقتدار مسیحیت کے پیروکاروں کے ہاتھوں میں آیا۔ انہوں نے دیگر مذاہب کے ساتھ اپنی فطری نفرت و نابرداشت اور ناروا داری کی جبلت کا ثبوت دیتے ہوئے پچاس سال کے اندر اندر مسلمانوں اور یہودیوں کو سپین سے نابود کر دیا۔ مسلمانوں کو یا تو جبراً مسیحی بنا لیا گیا اور یا انہیں انتہائی ظلم و تشدد سے ملک چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا گیا۔ مسلم سپین کے بیشتر مسلمان باشندے شمالی افریقہ کے بربر یا مور moors تھے اور انہوں نے افریقہ بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں۔

یہودیوں کا انجام

یہودی مسلم سپین کو اپنا سنہرا دور قرار دیتے ہیں لیکن مسیحیت نے جب وہاں اقتدار سنبھالا تو وہ بھی مسیحی نفرت و تعصب اور ناروا داری کا شکار ہوئے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا (۱۹۶۹) جلد ۱۰ کا بیان ہے۔

"سپین میں مسیحیوں کی فتح کے بعد کیتھولک بادشاہوں نے جو خود کو مسیحیت کا محافظ ٹھہراتے تھے ۱۴۷۸ء میں پوپ سکٹس چہارم سے احتساب عقائد کا اختیار حاصل کرکے یہودیوں کی شیطنت سے چھٹکارا پانے کے جذبے سے ہزارہا باشندوں کو سزائے موت دیکر جلا دیا جب کہ لاکھوں لوگوں نے ملک سے بھاگ کر جان بچائی۔ ۱۴۹۲ء میں ٹامس ڈی ٹورکمڈا نے شاہ سپین کو رضامند کر لیا کہ جو یہودی بپتسمہ لینے سے انکار کرے اسے ملک بدر کر دیا جائے۔ ایزابیلا اور اس کے ہمعصر بادشاہوں نے تقریباً ...... ۲ لاکھ باشندوں کو جبراً ملک بدر کرکے اسے ایک مذہبی فریضہ کی ادائیگی قرار دیا" (صفحہ ۴۴۲)

"۱۴۹۲ میں فتح غرناطہ کے بعد سپین پر سے مسلمانوں کا تسلط کلیۃً ختم ہو گیا تو موروں Moor کو جبراً مسیحی بنانے کی پالیسی اختیار کی گئی۔ ۱۴۹۹ء میں انہوں نے بغاوت کر دی تو شکست کا سامنا کرنے پر انہیں مسیحیت قبول کرنے یا ملک چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا" صفحہ ۴۴۲۔

اسلام تلوار سے پھیلا ہے یا مسیحیت

ہم نے مشنری پادریوں کے عتاب کے ڈر سے کسی مسلم مصنف کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اور صرف بائبل اور خود مسیحی مؤرخین کی زبانی حقائق بیان کر دیئے ہیں۔ ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی فتوحات سے کسی کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جاتا تھا۔ جب کہ مسیحیت کو پھیلانے کے لئے ہر جگہ ظلم و ستم اور جبر و تشدد کے جبریہ ہتھکنڈوں اور حرص و تحریص کے پُر فریب حربوں سے کام لیا گیا تھا یورپ میں انیگلو سیکسن، جرمن، سلاو اور یونانی رومی اقوام کو جبراً مسیحی بنایا گیا۔ اسی طرح سے نئی دنیا یعنی امریکہ اور ایشیائی باشندوں کے کندھوں پر زبردستی مسیحیت کا جوا رکھا گیا تھا۔ اب چونکہ جبر و تشدد سے کام نہیں لیا جا سکتا اس لئے صرف مکر و فریب جھوٹ اور حرص و تحریص کے حربوں کو کام میں لایا جاتا ہے۔

اپنے اسلاف کے انتہائی کربناک اور شرمناک کارناموں پر شرمسار ہونے کی بجائے نہایت مکر و فریب اور ڈھٹائی کے ساتھ مسیحیت کے پیروکار یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور کر رہے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ کثرت کے ساتھ اور تسلسل کے ساتھ اس بڑے جھوٹ کو بول کر اسے انہوں نے سچ بنا دیا۔ مسیحی مشنری اس فطرت کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

کیا بربر قوم وحشی تھی؟

یہ کون نہیں جانتا کہ اسلامی سپین میں مسلمانوں نے نہایت عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی تھی۔ اور یہ عہد ادب و سائنس اور آرٹ اور تہذیب و تمدن کی انتہائی ترقی کا دور سمجھا جاتا ہے۔ مذہبی آزادی و رواداری کا دور دورہ تھا۔

سبھی مذاہب کے لوگ شانہ بشانہ امن چین سے زندگی بسر کرتے تھے۔ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں ہونے پاتی تھی۔

سپین میں مسیحی اکثریت برقرار رہی جب کہ سات سو سال حکومت کرنے کے باوجود مسلمان وہاں اقلیت بن کر رہے اس اقلیت میں زیادہ تعداد شمالی افریقہ کے بربر قبائل کی تھی۔ لیکن مسلمانوں کو وحشی ظاہر کرنے کے لئے مسیحی فطرت نے لفظ باربیرین BARBARIAN ایجاد کیا اور اس کا مطلب وحشی اور ناشائستہ ٹھہرایا اس سے لفظ باربرزم BARBARISM نکلا ہے جس کا مطلب وحشی پن ہے۔ اپنے پن میں یہ لفظ اردو میں "بربریت" کی شکل میں استعمال ہوتا ہے جب کہ ان الفاظ کا ماخذ بربر یعنی ہسپانیہ میں بسنے والی مسلم قوم ہے اور اسے مسلمانوں کو وحشی ٹھہرانے کے لئے ایجاد

کاروان ختم نبوت ـــــــ منزل بہ منزل

کراچی

ترتیب: علی اصغر چشتی صابری۔ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

مورخہ ۱۴ ربیع صفر ۱۴۰۳ھ بروز جمعہ تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہم دفتر میں بیٹھے ہوئے معروف گفتگو تھے۔ آسمان ابر آلود تھا۔ رات کو معمولی بوندا باندی ہوئی تھی۔ اس لئے ہوا میں خنکی سی تھی۔ جس کی وجہ سے پیاری پیاری ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی۔ باوا صاحب کو چونکہ جمعہ پڑھانے کے لئے کورنگی جانا تھا۔ اس لئے مکمل تیاری کئے ہوئے بیٹھے تھے۔ دفعتاً ایک اجنبی شخص دروازے سے نمودار ہوا۔ اور فوراً آکر ہم سے مصافحہ کر کے مجلس میں بیٹھ گیا۔ بات چیت شروع ہوئی۔ تو معلوم ہوا کہ موصوف مولانا ممتاز الحسن گیلانی ہیں۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ ہیں۔

مجلس ختم نبوت کے مبلغین چونکہ اکثر متعلقہ سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں اس لئے ایک مبلغ کو دوسرے مبلغ کے حلقہ میں جانے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ ان حضرات کی آنکھیں یا تو کسی کانفرنس میں ایک دوسرے سے دوچار ہو سکتی ہیں یا مرکزی ہدایت کے مطابق ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے اور ہم یہ بات کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں مجلس تحفظ ختم نبوت تمام جماعتوں سے زیادہ منظم اور فعال ہے۔ بہرکیف جب مولانا ممتاز الحسن صاحب کی چل رہی تھی۔ تو دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد مختلف مساجد میں ان کے درسوں کے لئے ایک خاکہ تیار کیا گیا۔

اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر ۱۰ میں ہمارے مہربان مولانا محمد انور فاروقی صاحب جامع مسجد محمدی کے خطیب ہیں۔ وہاں ہمارا ایک ذیلی دفتر بھی ان کی نگرانی میں قائم ہے۔ اتوار کی رات ہم ان کے ہاں گئے۔ آپ چونکہ ہمارے بلا تکلف دوست ہیں۔ اس لئے بڑے خلوص سے پیش آئے۔ عشاء کی نماز کے بعد مولانا ممتاز الحسن گیلانی صاحب نے انہی کی مسجد میں درس دیا۔ درس تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ سامعین نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور فاروقی صاحب نے بھی ہمارا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جواب میں ہمیں بھی ان کا شکریہ ادا کرنا پڑا۔

پیر کی رات کا پروگرام مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کے ہاں رکھا گیا تھا لیکن اس دن چونکہ موصوف ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی دامت برکاتہم کی مجلس میں شرکت کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں پاک کالونی جانا پڑا۔ پاک کالونی کی جامع مسجد کے خطیب مولانا بشیر احمد نقشبندی کراچی مجلس شوریٰ کے رکن ہیں۔ اور مجلس کے بڑے سرگرم ساتھی ہیں مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر جب بھی تشریف لاتے ہیں۔ تو ان کے ہاں ضرور قدم رنجہ فرماتے ہیں۔ بڑے اچھے طریقے سے پیش آئے۔ مغرب کی نماز کے بعد تقریباً چالیس منٹ تک مولانا ممتاز الحسن صاحب گیلانی نے درس دیا۔ آپ نے فریضہ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ امت اور دیگر اصلاحی مضامین بیان کئے۔ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ہم نے ان سے اجازت لی اور چلے آئے۔

بدھ کی رات ہم نے مولانا مفتی محمد اکرم صاحب کے ہاں پروگرام رکھا تھا۔ مفتی صاحب بہت ہی مخلص اور بعد درجہ ملنسار ساتھی ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کی خریداری کے سلسلے میں ان کی مساعی قابل تعریف ہیں۔ ان کے ہاں جماعت کا اچھا خاصا اثر ہے۔ عشاء کی نماز سے کچھ دیر پہلے ان سے ملاقات ہوئی۔ ممتاز الحسن صاحب کا تعارف کرایا۔ عشاء کی جماعت ہوئی تو مفتی صاحب نے بڑے ہی سلیقے کے ساتھ اعلان کیا۔ تمام مقتدی حضرات بیٹھ گئے اور درس کے آخر تک بیٹھے رہے تقریباً پینتالیس منٹ تک مولانا ممتاز الحسن صاحب نے درس دیا۔ بعد میں احباب سے ملاقات کا سلسلہ بھی رہا۔ نو بجے کے بعد ہم وہاں سے واپس ہوئے۔

جمعرات کی رات مولانا حسینی صاحب کے ہاں گئے جب ہم وہاں پہنچے تو مولانا صاحب جامع مسجد عائشہ باوانی کے صحن میں ہمارے منتظر تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد مولانا ممتاز الحسن صاحب نے درس دینا شروع کر دیا۔ آٹھ بجکر ۴۰ منٹ تک درس جاری رہا۔ بعد میں حسینی صاحب اپنے گھر لے گئے اور خوب خاطر مدارات کی۔ جمعرات کا دن ہمارا سٹی اسٹیشن میں گذرا۔ ظہر کی نماز دکھنی مسجد پاکستان چوک میں پڑھی۔ نماز کے بعد وہاں کے خطیب مولانا احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ احمد علی صاحب بڑے اچھے عالم اور محقق ہیں۔ ہمارے ساتھ ان کا تعلق بڑا ہی گہرا ہے۔ کافی دیر تک ان کے ہاں بات چیت چلی ساڑھے تین بجے ہم ان سے رخصت ہوئے۔ جمعہ کا دن مولانا ممتاز الحسن صاحب جامع مسجد طور شیر شاہ تشریف لے گئے۔ وہاں کے خطیب مولانا عبدالرزاق عزیز صاحب ہیں جو محتاج تعارف نہیں جماعت کے لئے ان کا دل کافی وسیع ہے مولانا ممتاز الحسن صاحب نے وہاں جمعہ پڑھایا۔ چار بجے واپس دفتر پہنچے، پانچ بجے ہم ان کے ساتھ سٹی اسٹیشن گئے اور ساٹھ بج کر دس منٹ پر انہیں خدا حافظ کہا۔ ریل گاڑی نے ہارن بجا کر ہمیں جواب دیا اور تیزی کے ساتھ چل پڑی ہم ٹہلتے ٹہلتے اسٹیشن کی حدود سے باہر نکل آئے۔

کاروانِ ختم نبوت

گوجرانوالہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ جناب محمد ثاقب صاحب لکھتے ہیں کہ مؤرخہ ۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی طرف سے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب اور سید ریاض الحسن گیلانی صاحب ایڈووکیٹ کو جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ میں مرزائیوں کی ناکامی اور مسلمانوں کی کامیابی پر ایک باوقار استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب نے مرزائیت کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مرزا غلام احمد کی آسان ترین تعریف یہی ہے کہ وہ انگریزی سامراج کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز نے اسے صرف اور صرف اس لئے جھوٹی نبوت سے نوازا۔ کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد کو نکال باہر کرے۔ کیونکہ انہیں سو فیصد یقین تھا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ جہاد موجزن رہے گا۔ انہیں زیر کرنا محال اور ناممکن ہے۔

بعد ازاں جناب ریاض الحسن گیلانی نے جنوبی افریقہ میں مرزائیوں کے خلاف مقدمہ کی مکمل کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس عدالت کی جج ایک عیسائی عورت تھی۔ جس نے انصاف کے تقاضے کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ جب اس کو عقلی دلائل سے سمجھایا گیا۔ اور اس کی سمجھ میں بات آگئی تو اس نے فوراً کہا کہ مرزائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہوئے غلام احمد کو ظلی نبی مانتے ہیں لہٰذا انہیں مسلمان نہیں مانا جا سکتا۔ اور مرزائیوں کی درخواست مسترد کرتے ہوئے ان کا مقدمہ خارج کر دیا۔

بہاول پور

بہاولپور سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شجاع آبادی اپنے ارسال کردہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ حاجی محمد دین صاحب کی زیر صدارت حاجی سیف الرحمٰن صاحب کی دوکان پر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے اراکین کا ایک نمائندہ اجلاس ہوا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ ربوہ میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں

یہ اجلاس ربوہ میں ہونے والے حالیہ پریشان کن حالات اور گورنمنٹ ہائی سکول کے استاد محمد نواز پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں غنڈہ گردی بند کی جائے اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈائریکٹر تعلیمات فیصل آباد کو فوراً معطل کیا جائے اور اس کی جگہ کسی مسلمان دیانت دار افسر کو مقرر کیا جائے۔

یہ اجلاس مرزا طاہر احمد کے اس بیان کو اشتعال انگیز قرار دیتا ہے جس میں اس نے اپنے آپ کو مسلمان کہا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو قانون کے دائرہ میں رہنے کے لئے پابند کرے۔

یہ اجلاس جنوبی افریقہ کے مقدمہ کی کامیابی پر وفد کے شرکاء حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ خاص کر علامہ عبدالرحیم اشعر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جن کی شبانہ روز محنت اس سلسلہ میں رنگ لائی۔

مکرمی جناب علی اصغر صاحب چشتی: منیجر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

السلام علیکم: امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کا کام جن افراد سے لیں وہ یقیناً خوش بخت افراد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے احباب کو یہ توفیق اور سعادت بخشی ہے کہ آپ مسئلہ ختم نبوت کی ہر نوعی وضاحت اور گذشتہ اور موجودہ صدی کے سب سے بڑے جھوٹے اور بدکردار مدعی نبوت قادیانی اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے رہے ہیں۔ ہمارا اور تمام پاکستان کے مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک القابات اور صحابہ کرام، امہات المؤمنین، مساجد کے نام استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور حکومت وقت قادیانیوں اور لاہوریوں کی اشتعال انگیز تحریروں کا نوٹس لے۔

مرزا طاہر اور دیگر قادیانیوں اور لاہوریوں کو ذمی کی حیثیت سے پاکستان میں وقت گذارنا چاہیے۔

(جناب قاری عطاء اللہ شاہ، مدرسہ رحیمیہ نیو مراد پور مانسہرہ ہزارہ)

بقیہ: بائبل پر تحقیق

کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ اس کثرت اور تسلسل کے ساتھ بولا گیا ہے کہ خود مسلمان لفظ بربریت کو استعمال کرتے ہوئے نہیں ہچکچاتے۔

ہمارا فرض اور دعوت

انجان مسلمانوں اور مسیحی عوام کو مسیحیت کے دجل سے آگاہ کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیلنے کے لئے جھوٹ، مکر و فریب اور حرص و لالچ کے ہتھکنڈوں سے کام لینے والے مشنریوں اور ان کے پیروکاروں کو ہم قرآن مجید کی یہ دعوت دیتے ہیں۔

"اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان (کتاب میں) یکساں ہے اس کی طرف آؤ، وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی کسی کو خدا کے سوا کارساز نہ سمجھے۔"

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3217

نعت

تصور میں تو ہے، خیالوں میں تو ہے
میرے ذہن و دل کے اجالوں میں تو ہے

تیرے عشق کے ہیں کرشمے یہ سارے
میرے چشم کے آبداروں میں تو ہے

صدائے محمدؐ سنا جا رہا ہوں
چمن کی ہزاروں بہاروں میں تو ہے

مشارق سے لے کر مغارب کی حد تک
سیاروں میں تو ہے، ستاروں میں تو ہے

دُعائے خلیل و نوید مسیحا!
قرآنِ مقدس کے پاروں میں تو ہے

اذانوں میں تو ہے نمازوں میں تو ہے
خطیبوں کے نازک اشاروں میں تو ہے

ادائیں میری دے رہی ہیں گواہی
کہ چشتی کے پُرسوز نالوں میں تو ہے

علی اصغر چشتی ★